بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

''اپرل فول'' ۔ایک طوفانِ بدتمیزی

بلکہ مہلک وجان لیوا رسم ہے

تحریر: ابوعدنان محمد منیر قمر (سپریم کورٹ ،الخبر)

احساسِ کمتری میں مبتلا لوگ مغرب کی ہر چھوٹے بڑے معاملہ میں تقلید ونقالی کو اپنے لئے ترقی و کامیابی کا راز سمجھتے ہیں، یہی وجہ ہے کہ آج اگر امتِ اسلامیہ کے حالات پر ذراسی نظر ڈالی جائے تو بیشمار بیماریاں ایسی نظر آئیں گی جن کا اسلامی تہذیب ومعاشرت سے دور کا بھی واسطہ نہیں ، بلکہ شریعتِ اسلامیہ میں انکے خلاف واضح ہدایات موجود ہیں ،اسکے باوجود مسلمان اُن عادات واطوار اور رسوم ورواج کو اپناتا جارہا ہے،اور یوں دھیرے دھیرے اپنے اسلامی تشخص اور مسلم آئیڈنٹی کو کھوتا جاتا ہے ۔

نتیجہ یہ کہ شکل وشباہت ،اندازِ خوردونوش ،نشست وبرخاست ،خوراک وپوشاک ،چال ڈھال اور کام کاج غرض ہر معاملہ میں اغیار کی نقل کرنے پر فخر محسوس کرتے ہیں ۔

اورتمام ذرائع ابلاغ [میڈیا] انہیں اس نقالی پر اکساتے رہتے ہیں ،کبھی ہندوؤں کے گستاخِ رسول ﷺ شخص کی یاد میں منائی جانے والی تقریبات [بسنت میلہ] کے نام سے مناتے ہیں ،اوراسمیں بڑے بڑے ناموروں کو پتنگ بازی کرتے دکھایا جاتا ہے ۔

کبھی مجوسیوں کے جشنِ نوروز اور کبھی جشنِ بہاراں میں مگن نظر آتے ہیں ،اوران میلوں پر لاکھوں کروڑوں روپے برباد کئے جاتے ہیں ،کہیں سرکاری سطح پر اور کہیں غیر سرکاری رنگ میں ،جبکہ ان میں سے کوئی بھی چیز اسلام سے دور کا بھی واسطہ نہیں رکھتی ۔حجاب اٹھتا جارہا ہے،عورتیں پردہ چھوڑ رہی ہیں اور وہ پردہ مردوں کی عقلوں پر پڑتا جارہا ہے ۔

ایسی ہی بیشمار رسوم وعادات میں سے ایک ''اپرل فول'' منانے کی رسم بھی ہے ،فرنگیوں نے آپس میں ایکدوسرے کو الّو بنانے کے لئے اور دوسروں کو پریشانی میں مبتلا کر کے خود خوش ہونے کے لئے اس اپریل فول نامی رسم کو رواج دیا اور ہماری قوم نے اسے ہاتھوں ہاتھ قبول کیا۔

<u>اسکے حرام ہونے کے دلائل :</u>

اسلامی شریعت تو کیا ؟اسلامی تہذیب وثقافت کے بھی منافی اس مہلک وجان لیوا رسم ''اپرل فول'' کے بارے میں قرآن

وسنت میں کئی ایسے واضح اشارات موجود ہیں جو اسکی قباحت و شناعت کے ساتھ ساتھ اسکی حرمت کا پتہ دیتے ہیں (نیز دیکھیئے: ''ہفت روزہ اہلحدیث، لاہور'' جلد مضمون ڈاکٹر حافظ عبدالرشید اظہر) ۔ مثلاً :

① جھوٹ کا عنصر : اس رسم کی ادائیگی تب تک ممکن ہی نہیں جب تک جی بھر کر جھوٹ نہ بولا جائے، کسی کو کہا کہ تمہارا فلاں رشتہ دار فوت ہو گیا ہے، فلاں کا ایکسیڈنٹ ہو گیا ہے، فلاں کو یہ ہو گیا ہے اور فلاں کو وہ۔ اور یہ سب دوسروں کا مذاق اڑانے کے لئے جھوٹ ہوتا ہے، جبکہ جھوٹ کی اسلام میں قطعاً اجازت نہیں ہے، چنانچہ قرآنِ کریم کے شروع میں ہی اللہ تعالیٰ نے منافقین کے بارے میں فرمایا :

﴿وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيْمٌ بِمَا كَانُوْا يَكْذِبُوْنَ ☆﴾

''......اور انکے جھوٹ بولنے کے سبب انہیں دردناک عذاب ہوگا''۔ (سورۃ البقرۃ، آیت:۱۰)

اور آگے چل کر ایک جگہ فرمایا :

﴿ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِيْ مَنْ هُوَ كَاذِبٌ كَفَّارٌ ☆﴾

''بیشک اللہ جھوٹے اور ناشکرے شخص کو ہدایت نہیں دیتا''۔ (الزمر:۳)

اور جھوٹ بولنا تو قرآن کریم کی رو سے باعثِ لعنت فعل ہے، جیسا کہ واقعۂ مباہلہ میں اللہ نے نبی ﷺ سے فرمایا :

﴿ فَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ أَبْنَاءَ نَا وَأَبْنَاءَ كُمْ وَ نِسَآءَ نَا وَ نِسَآ ءَ كُمْ وَ أَنْفُسَنَا وَأَنْفُسَكُمْ ثُمَّ نَبْتَهِلْ وَنَجْعَلْ لَّعْنَتَ اللّٰهِ عَلَى الْكَاذِبِيْنَ☆﴾

''آپ انہیں کہہ دیں کہ آؤ ہم اپنے بچوں اور عورتوں کو بلا لیتے ہیں اور تم اپنے بچوں کو عورتوں کو بلا لو اور ہم خود آجاتے ہیں اور تم بھی آجاؤ اور پھر دونوں فریق اللہ سے دعاء والتجاء کریں اور جھوٹوں پر اللہ کی لعنت بھیجیں ''۔ (سورۂ آل عمران، آیت:۶۱)

اور نبی ﷺ کی احادیث میں بھی جھوٹ کی بڑی مذمت آئی ہے، چنانچہ صحیح بخاری و مسلم میں ہے :

......اِنَّ الْكَـذِبَ يَهْدِيْ اِلَى الْفُجُوْرِ وَاِنَّ الْفُجُوْرَ يَهْدِيْ اِلَى النَّارِ وَ اِنَّ الرَّجُلَ لَيَكْذِبُ حَتّٰى يُكْتَبَ عِنْدَ اللّٰهِ كَذَّاباً .

''......جھوٹ بندے کو فجور و نافرمانی کی طرف لے جاتا ہے اور فجور و نافرمانی اسے جہنم تک پہنچا دیتی ہے، بندہ جھوٹ بولے چلا جاتا ہے حتیٰ کہ وہ اللہ کے یہاں جھوٹا لکھ دیا جاتا ہے۔ (صحیح بخاری ۴۲۳/۱۰، صحیح مسلم حدیث: ۲۶۰۷، وریاض الصالحین بمراجعۃ الارناؤوط حدیث: ۱۵۴۲)

اور بخاری و مسلم میں ہی رسول اللہ ﷺ نے منافق کی جو چار علامتیں بتائی ہیں ان میں سے خیانت، بدعہدی اور گالی گلوچ

کے علاوہ چوتھی علامت ہی یہ جھوٹ بولنا ہے، چنانچہ ارشادِ نبوی ﷺ ہے :

آيَةُ الْمُنَافِقِ أَرْبَعَةٌ : ''منافق کی چار نشانیاں ہیں:......اوران میں سے ایک یہ ہے:

...... وَإِذَا حَدَّثَ كَذَبَ ...... اور جب بات کرے تو جھوٹ بولے''۔(صحیح بخاری ۱/۸۴،صحیح مسلم حدیث:۵۸)

اور منافق کی سزا اتنی سخت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے :

﴿إِنَّ الْمُنَافِقِينَ فِي الدَّرْكِ الْأَسْفَلِ مِنَ النَّارِ وَلَنْ تَجِدَ لَهُمْ نَصِيراً☆﴾

''بیشک منافقین جہنم کی سب سے گہری و نچلی کھائی میں ہونگے اور تم کسی کو ان کا مددگار نہ پاؤ گے''۔ (النسآء:۱۴۵)

اور صحیح بخاری شریف میں واقعۂ معراج مصطفیٰ ﷺ سے متعلقہ ایک طویل حدیث میں ہے کہ نبی ﷺ نے جن لوگوں کو عذاب دیا جارہا تھا انہیں دیکھا، ان میں سے ایک آدمی کے جبڑوں اور باچھوں کو گدی تک چیرا جارہا تھا، اسکی ناک کے نتھنے بھی گدی تک چیرے جارہے تھے، اور اسکی آنکھیں بھی گدی تک چیری جارہی تھیں۔اور نبی ﷺ کے پوچھنے پر حضرت جبرائیل علیہ السلام نے بتایا:

فَإِنَّهُ الرَّجُلُ يَغْدُوْ مِنْ بَيْتِهِ فَيَكْذِبُ الْكَذْبَةَ تَبْلُغُ الْآفَاقَ ....

''کہ یہ آدمی صبح اپنے گھر سے نکلتا اور جھوٹ بولتا جو دنیا کے کناروں تک پھیل جاتا''۔(صحیح بخاری ۱۲/۳۸۴۔۳۹۰، ریاض الصالحین، حدیث:۱۵۴۴۔۱۵۷۷)

۲ دھوکہ دہی : اپریل فول کی رسم ادا کرنے کے لئے دھوکہ دہی کی جاتی ہے جو کہ اسکی ادائیگی کا ایک لازمی عنصر ہے، جبکہ دھوکہ دہی کو اسلام نے حرام قرار دیا ہے، حتیٰ کہ صحیح مسلم میں نبی ﷺ کا ارشاد ہے :''جس نے ہمیں دھوکہ دیا وہ ہم میں سے ہی نہیں ہے''۔(صحیح مسلم، حدیث:۱۰۱۔۱۰۲)

اور ایک حدیث میں نبی ﷺ نے فرمایا:

وَأَهْلُ النَّارِ خَمْسَةٌ...... : ''کہ پانچ آدمی اہلِ جہنم میں سے ہیں،......اور ان میں سے ہی ایک یہ بتایا:

رَجُلٌ لَا يُصْبِحُ وَ لَا يُمْسِيْ إِلَّا وَهُوَ يُخَادِعُكَ عَنْ أَهْلِكَ وَ مَالِكَ .

وہ شخص جو شب و روز آپ کے اہل و مال میں دھوکہ کر رہا ہو''۔(صحیح مسلم بحوالہ تحقیق الکبائر للذہبی از محمد عبدالرزاق حمزہ ص:۲۵۹)

۳ دوسروں کو پریشان کر کے خود اُن کا تماشا دیکھنا : اس رسم کی ادائیگی کا سب سے اہم عنصر یہ ہے کہ دوسروں کو ''الو بنانے'' کے نام سے عارضی طور پر ہی سہی مگر ذہنی طور پر پریشان کیا جائے اور اس کو پریشانی کے عالم میں دیکھ کر خود اسکا تماشا

دیکھا جائے۔اسلام نے اس اور دیگر ہر قسم کی ایذاءرسانی سے سختی کے ساتھ منع کیا ہے ۔

اوراس رسم کی قباحت اس وقت اور بھی بڑھ جاتی ہے جب اسکا ارتکاب کسی کمزوردل مسلمان بہن بھائی سے کیا جائے۔ کیونکہ پریشانی کے اچانک جھٹکا سے وہ بیہوش ہوجائے گا،اورامراضِ قلب میں مبتلا لوگوں کا ایسے میں ہارٹ فیل ہوجانا اور وفات پاجانا بھی کوئی بعید از قیاس بات نہیں ہے ۔

ایسے مواقع پر پھر وہ کہاوت صادق آتی ہے،جسمیں کہتے ہیں کہ''چڑیوں کی موت اور گنواروں کی ہنسی''[چڑیاں دی موت تے گنواراں دا ہاسا] ۔

④ **کفّار کی مشابہت :** اپریل فول کی رسم کافروں کی ایجاد کردہ ہے،چنانچہ جب اس رسم بد کی جڑوں کی کھوج لگائی جائے تو یہ سولہویں صدی عیسوی کے فرانسیسیوں کے یہاں تک جانکلتی ہیں،اُن دنوں اُن کے کیلنڈر کا پہلا مہینہ اپریل ہوا کرتا تھا اور 1564ء میں انھوں نے اپنا کیلنڈر بدلا اور جنوری کو پہلا مہینہ قرار دے لیا۔اس وقت جن لوگوں نے اس تبدیلی کو قبول نہ کیا انھوں نے یکم اپریل کولوگوں کومختلف طریقوں سے الّو بنایا۔سب سے پہلے جو اپریل فول منایا گیا وہ 1698ء کا اپریل تھا۔اور 1846ء کی 31 مارچ کو ایک انگلش اخبار نے لکھا کہ کل[یکم اپریل]ایک جگہ گدھوں کا ایک بہت بڑا میلہ لگ رہا ہے۔جب بیشمار لوگ وہاں پہنچ گئے تو وہاں کچھ بھی نہیں تھا،اسطرح سب لوگوں کو الّو بنا کر اپریل فول منایا گیا ۔(بحوالہ ماہنامہ Voice of Islam لاہور،اپریل 1999ء،لوگوں کے سوالات اور مولانا مبشر احمد ربانی کے جوابات)

اپریل فول کی اس بنیادی تاریخ سے معلوم ہوا کہ یہ کافروں کی جاری کردہ رسم ہے،اور اسے اپنانے والا کافروں کی مشابہت کا ارتکاب کرتا ہے جس سے نبی ﷺ نے سختی سے منع فرمایا ہے،جیسا کہ ایک مشہور ارشادِ نبوی ﷺ ہے :

مَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ .

''جس نے کسی قوم سے مشابہت اختیار کی وہ انہی میں سے ہے''۔

(ابوداؤد:۴۰۳۱،مسند احمد ۲/۵۰-۹۲،مصنف ابن ابی شیبہ ۱۵۰/۷/۱،وطبرانی اوسط،وصحّحہ الالبانی فی ارواء الغلیل ۱۰۹/۵، حدیث:۱۲۶۹،وصحیح الجامع ۱۰۵۹/۲،حدیث:۶۱۴۹)

''اپریل فول کی رسم میں یہ چاروں امور یعنی جھوٹ،دھوکہ دہی،دوسروں کو اذیت دینا اور کفار کی مشابہت کرنا شامل ہوتے ہیں،اسی لئے اس رسم کو حرام و ناجائز قرار دیا گیا ہے ۔ واللہ أعلم ۔

❀ ❀ ❀ ❀ ❀